

لوگ آپسے محبت کرنے لگیں گے



میر فتح علی شاہ

لوگ آپسے محبت کرنے لگیں گے

چونکہ ہر انسان کی یہ خواہش ہوا کرتی ہے کہ جہاں جائے تو عزت پائے لوگ اس سے محبت کریں، لوگ اسکی اہمیت کو جانیں وہ لوگوں کی دلوں پر راج کرے۔ ممکن ہے آپ بھی یہی کچھ چاہتے ہوں، اور اس سلسلے میں بہت سی کوشش بھی کر چکے ہوں۔ لیکن آپ نے کبھی یہ جاننے کی کوشش کی ہے کہ یہ سب کیونکر ہوتا ہے، ----- آخر آپکو ایسا کیا کرنا ہوگا کہ لوگ آپسے بے تحاشا محبت کریں۔ کبھی آئے غور کیا کہ یہ سب کیسے ہوتا ہے؟

آئیے اس راز کو سمجھنے کی کوشش کریں

خالق کائنات نے زمین و آسمان اور ان سے ماورا ایسے ایسے جہانوں کو تخلیق سے نوازا ہے کہ عقل حیراں رہ جاتی ہے جس قدر تخلیق میں دانائی کے جوہر پہناں ہیں اسی قدر پھر انکا نظام بھی قابل دید ہے۔

اسی طرح ہر انسان اپنے اندر ایک دنیا رکھتا ہے، اور وہ دنیا نظام ربو بیت کے تحت اپنا مقام قائم رکھے ہوتی ہے، اور اس میں کوئی کمی بیشی واقع نہیں ہوتی، اس لئے انسان زندہ زمین پر گھوم بھر رہا ہوتا ہے، اگر اسکی دنیا (جسم) میں کوئی ذرا سی خرابی واقع ہو جائے تو انسانی کارکردگی میں تبدیلی ہو جاتی ہے۔ مثلاً اگر جسم کی حرارت (جو کہ عموماً ۹۸ فارنہائیٹ ہوتی ہے) بڑھ کر ۱۰۲ فارنہائیٹ ہو جائے تو انسان

بخار میں مبتلا ہو جائے، یا جسم میں سے شکر کی مقدار کم ہو جائے تو قدرے ذہنی توازن کھودیتا ہے۔ یوں ہر چیز اپنا توازن برقرار رکھے ہوئے ہے اس لئے انسان صحت مند زندگی جی رہا ہوتا ہے مگر نہ کسی ہسپتال میں زیر علاج ہوتا یا کسی قبرستان میں اُسکی مزار ہوتی۔

مختصر اتنا کہ قدرت نے جو توازن ہماری زندگی میں رکھا ہے اگر وہ برقرار رہے تو ہم پرسکون زندگی جی رہے ہوتے ہیں، اور جہاں ہمارا توازن بگڑتا ہے ہم وہاں سے دور بھاگتے ہیں۔ اس نکتے کو سمجھنے کی کوشش کریں (جہاں ہمارا توازن بگڑتا ہے ہم وہاں سے دور بھاگتے ہیں) مثلاً آپ کی شخصیت اگر کسی کے لئے تکلیف کا باعث ہوگی تو ہو آپ سے دور بھاگے گا۔

ضرورت کو سمجھیں

اس کائنات میں کوئی بھی ایسی چیز نہیں جو اپنا وجود آپ ہی برقرار رکھتی ہو، بلکہ وہ ہمیشہ دوسروں کی مدد سے ہی اپنے آپ کو قائم رکھتی ہیں۔ جیسے پھل درخت کی مدد سے قائم ہے، درخت زمین کی مدد سے، زمین سورج کی مدد سے، سورج ملکی وے گیلکسی کی مدد سے وغیرہ وغیرہ۔

ٹھیک اسی طرح سے انسان کو زندہ اور پرسکون رہنے کیلئے کچھ تقاضے پورے کرنے ہوتے ہیں جیسے اچھی خوراک، بھرپور نیند، خوشحال گھرانہ وغیرہ وغیرہ۔ اسی طرح سے ایک تقاضا جس کا ہم کبھی خیال نہیں کرتے وہ ہماری انا کا تقاضا ہوتا ہے ہماری انا کو نہ تو کھانا چاہیے نہ پانی نہ آکسیجن اور نہ ہی نیند یہ ساری ضرورتیں تو جسم کی ہیں انا کی نہیں ان کی بھوک و پیاس تو صرف اور صرف عزت اور محبت ہی سے بجھتی ہے۔

لوگ کیا چاہتے ہیں؟

بہت سے لوگ تو یہ کہتے ہوئے بالکل بھی نہیں جھپکتا کہ: **بہائی ہم تو عزت کے بھوکے ہیں ورنہ کھانا تو ہر کوئی اپنے گھر میں کھاتا ہے۔** کیا آپ نے غور کیا کہ وہ آپسے کیا چاہتے ہیں؟۔ جی ہاں جو آپ اُن سے چاہتے ہیں۔

آپ کیا چاہتے ہیں؟

اگر آپ اپنے کسی عزیز کے ہاں جاتے ہیں اور وہ آپ کو دیکھتے ہی خوش آمدید کہنے کے لئے باہر آگیا اور مسکراتے ہوئے ادب و احترام سے آپ کا استقبال کیا آپ کے نام کی خوبصورتی کا بھی خیال رکھا۔ تو یقیناً اس نے آپ کے دل میں اپنے لئے جگہ بنا دی۔ بس اس طریقے کو استعمال کرتے ہوئے اپنے حلقہ احباب میں اضافہ کیجئے، اور لوگوں کے دل جیتنے وہ آپسے بے تحاشا محبت کریں گے۔

غور طلب باتیں

پیغمبرِ انتہا حضرت محمد ﷺ کی اخلاقیات پر مبنی تعلیمات میں سے ایک نصیحت آپ کے پیشِ نظر ہے:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ قیامت کے دن تم میں سے سب سے زیادہ میرے نزدیک وہ لوگ ہونگے جو تم میں سے سب سے اچھے اخلاق کے مالک ہونگے، اور میرے نزدیک سب سے زیادہ نفرت کے قابل اور مجھ سے بہت دور وہ لوگ ہونگے جن کے اخلاق برے، جو فضول باتیں زیادہ بنانے والے، گفتگو میں احتیاط نہ کرنے والے اور جو تکبر کرتے ہوئے منہ پھیر کر باتیں کرنے والے ہونگے۔ (بیہقی)

فضول باتیں: بغیر ضرورت بولتے رہنا، اس سے لوگ بے زار ہو جاتے ہیں، اس لئے کہ لوگ سننے کے عادی نہیں ہوتے، یہ بات ذہن نشین کر لیں کہ کہ لوگ بولنے کا بہت شوق رکھتے ہیں وہ اپنی دل کی باتیں دوسروں کو بتا کر سکون محسوس کرتے ہیں، ہر انسان بولنا چاہتا ہے۔ بس یہ کہ بات ذہن میں رکھیں کہ ہر انسان بولنا چاہتا ہے، سننا نہیں چاہتا۔ اگر آپ اسکے خلاف جائیں گے تو لوگ آپسے بیزار ہونگے، اور اگر عمل کریں گے تو لوگ آپ کے قریب ہونے لگیں گے۔

گفتگو میں غیر احتیاطی: جیسا کہ آپ نے شروع میں ہی پڑھا کہ انا محبت اور عزت کی طالب ہوتی ہے، اس لئے دوران گفتگو احتیاط سے کام لینا چاہئے، کہیں ایسا نہ ہو کہ بے خیالی میں آپ کی زباں سے کوئی ایسی بات نکل آئے جو سننے والے کیلئے گراں ہو، آپ نے دیکھا ہوگا کہ بدکلامی جھڑے کی بنیادی حیثیت رکھتی ہے، اکثر دوستوں میں ناراضگی کی وجہ بھی کوئی ایسی بات ہوتی ہے جو ایک نے کہی تو اس پر دوسرا ناراض ہو گیا۔

اگر اپنے مندرجہ بالا باتوں کا خیال رکھنا تو کوئی شک نہیں کہ آپ کا حلقہ احباب آپ کی توقعات سے کہیں گنا زیادہ ہو

By: Mir Fateh Ali Shah

Email: mirfatehalishah@gmail.com

For more articles please visit <http://mirfatehalishah.wordpress.com>